بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجْمَعِین۔

امام ابوحنیفہؒ نعمان بن ثابتؒ (۸۰ھ-۱۵۰ھ)

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مختصر حالاتِ زندگی:

آپ کا اسم گرامی نعمان اور کنیت ابوحنیفہ ہے۔ آپ کی ولادت ۸۰ھ میں عراق کے کوفہ شہر میں ہوئی۔ آپ فارسی النسل تھے۔ آپ کے والد کا نام ثابت تھا اور آپ کے دادا نعمان بن مرزبان کابل کے اعیان واشراف میں بڑی فہم وفراست کے مالک تھے۔ آپ کے پردادا مرزبان فارس کے ایک علاقہ کے حاکم تھے۔ آپ کے والد حضرت ثابتؒ بچپن میں حضرت علیؓ کی خدمت میں لائے گئے تو حضرت علیؓ نے آپ اور آپ کی اولاد کے لئے برکت کی دعا فرمائی جو ایسی قبول ہوئی کہ امام ابوحنیفہؒ جیسا عظیم محدث وفقیہ اور خداترس انسان پیدا ہوا۔

آپ نے زندگی کے ابتدائی ایام میں ضروری علم کی تحصیل کے بعد تجارت شروع کی لیکن آپ کی ذہانت کو دیکھتے ہوئے علم حدیث کی معروف شخصیت شیخ عامر شعبی کوفیؒ (۱۷ھ-۱۰۴ھ)، جنہیں پانچ سو سے زیادہ اصحاب رسول کی زیارت کا شرف حاصل ہے، نے آپ کو تجارت چھوڑ کر مزید علمی کمال حاصل کرنے کا مشورہ دیا چنانچہ آپ نے امام شعبی کوفیؒ کے مشورہ پر علم کلام، علم حدیث اور علم فقہ کی طرف توجہ فرمائی اور ایسا کمال پیدا کیا کہ علمی وعملی دنیا میں امام اعظم کہلائے۔ آپ نے کوفہ، بصرہ اور بغداد کے بے شمار شیوخ سے علمی استفادہ کرنے کے ساتھ حصول علم کے لئے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور ملک شام کے متعدد اسفار کئے۔

ایک وقت ایسا آیا کہ عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور نے حضرت امام ابوحنیفہؒ کو ملک کے قاضی ہونے کا مشورہ دیا لیکن آپ نے معذرت چاہی تو وہ اپنے مشورہ پر اصرار کرنے لگا چنانچہ آپ نے صراحۃً انکار کردیا اور قسم کھالی کہ وہ یہ عہدہ قبول نہیں کرسکتے، جس کی وجہ سے ۱۴۶ ہجری میں آپ کو قید کردیا گیا۔ امام صاحب کی علمی شہرت کی وجہ سے قیدخانہ میں بھی تعلیمی سلسلہ جاری رہا اور امام محمدؒ جیسے محدث وفقیہ نے جیل میں ہی امام ابوحنیفہؒ سے تعلیم حاصل کی۔ امام ابوحنیفہؒ کی مقبولیت سے خوفزدہ خلیفۂ وقت نے امام صاحبؒ کو زہر دلوادیا۔ جب امام صاحبؒ کو زہر کا اثر محسوس ہوا تو سجدہ کیا اور اسی حالت میں وفات پاگئے۔ تقریباً پچاس ہزار افراد نے نماز جنازہ پڑھی، بغداد کے خیزران قبرستان میں دفن کئے گئے۔ ۳۷۵ھ میں اس قبرستان کے قریب ایک بڑی مسجد "جامع الامام الاعظم" تعمیر کی گئی جو آج بھی موجود ہے۔ غرض ۱۵۰ھ میں صحابہ وبڑے بڑے تابعین سے روایت کرنے والا ایک عظیم محدث وفقیہ دنیا سے رخصت ہوگیا اور اس طرح صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے خوف سے قاضی کے عہدہ کو قبول نہ کرنے والے نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کردیا تاکہ خلیفۂ وقت اپنی مرضی کے مطابق کوئی فیصلہ نہ کراسکے جس کی وجہ سے مولاءِ حقیقی ناراض ہو۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کی بشارت:

مفسر قرآن شیخ جلال الدین سیوطی شافعی مصریؒ (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ) نے اپنی کتاب "تبییض الصحیفة فی مناقب الامام ابی حنیفةؒ" میں بخاری ومسلم ودیگر کتب حدیث میں وارد نبی اکرم ﷺ کے اقوال: {{{اگر ایمان ثریا ستارے کے قریب بھی ہوگا تو اہل فارس میں سے بعض لوگ اس کو حاصل کرلیں گے۔ (بخاری) اگر ایمان ثریا ستارے کے پاس بھی ہوگا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اس میں سے اپنا حصہ حاصل کرلے گا۔ (مسلم) اگر علم ثریا ستارے پر بھی ہوگا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اس کو حاصل کرلے گا۔ (طبرانی) اگر دین ثریا ستارہ پر بھی معلق ہوگا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ اس کو حاصل کرلیں گے۔ (طبرانی)}}} ذکر کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ حضور اکرم ﷺ نے امام ابوحنیفہؒ (شیخ نعمان بن ثابتؒ) کے بارے میں ان احادیث میں بشارت دی ہے اور یہ احادیث امام صاحب کی بشارت

وفضیلت کے بارے میں ایسی صریح ہیں کہ ان پر مکمل اعتماد کیا جاتا ہے۔ شیخ ابن حجر الھیتمی المکی الشافعی ؒ(۹۰۹ھ۔۹۷۳ھ) نے اپنی مشہور و معروف کتاب "الخیرات الحسان فی مناقب امام ابی حنیفه" میں تحریر کیا ہے کہ شیخ جلال الدین سیوطیؒ کے بعض تلامذہ نے فرمایا اور جس پر ہمارے مشائخ نے بھی اعتماد کیا ہے کہ ان احادیث کی مراد بلاشبہ امام ابوحنیفہؒ ہیں اس لئے کہ اہل فارس میں ان کے معاصرین میں سے کوئی بھی علم کے اس درجہ کو نہیں پہنچا جس پر امام صاحب فائز تھے۔

﴿وضاحت﴾: ان احادیث کی مراد میں اختلاف رائے ہوسکتا ہے مگر عصر قدیم سے عصر حاضر تک ہر زمانہ کے محدثین وفقہاء وعلماء کی ایک جماعت نے تحریر کیا ہے کہ ان احادیث سے مراد حضرت امام حنیفہؒ ہیں۔ علماء شوافعؒ نے خاص طور پر اس قول کو مدلل کیا ہے جیسا کہ شافعی مکتبۂ فکر کے دو مشہور جید علماء و مفسر قرآن کے اقوال ذکر کئے گئے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت:

حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ (جو فن حدیث کے امام شمار کئے جاتے ہیں) سے جب امام ابوحنیفہؒ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہؒ نے صحابۂ کرام کی ایک جماعت کو پایا، اس لئے کہ وہ ۸۰ ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور وہاں صحابۂ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن اوفیؓ موجود تھے، ان کا انتقال اس کے بعد ہوا ہے۔ بصرہ میں حضرت انس بن مالکؓ تھے اور ان کا انتقال ۹۰ یا ۹۳ ہجری میں ہوا ہے۔ ابن سعدؒ نے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کہا جائے کہ امام ابوحنیفہؒ نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا ہے اور وہ طبقہ تابعین میں سے ہیں۔ نیز حضرت انس بن مالکؓ کے علاوہ بھی اس شہر میں دیگر صحابۂ کرام اس وقت حیات تھے۔

شیخ محمد بن یوسف صالحی دمشقی شافعیؒ نے "عقود الجمان فی مناقب الامام ابی حنیفہؒ" کے نویں باب میں ذکر کیا ہے کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ امام ابوحنیفہؒ اس زمانہ میں پیدا ہوئے جس میں صحابۂ کرام کی کثرت تھی۔

اکثر محدثین (جن میں امام خطیب بغدادیؒ، علامہ نوویؒ، علامہ ابن حجرؒ، علامہ ذہبیؒ، علامہ زین العابدین سخاویؒ، حافظ ابونعیم اصبہانیؒ، امام دار قطنیؒ، حافظ ابن عبد البرؒ اور علامہ ابن الجوزیؒ کے نام قابل ذکر ہیں) کا یہی فیصلہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا ہے۔

محدثین ومحققین کی تشریح کے مطابق صحابی کے لئے حضور اکرم ﷺ سے روایت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ دیکھنا بھی کافی ہے۔ اسی طرح تابعی کا معاملہ ہے کہ تابعی کہلانے کے لئے صحابیِ رسول سے روایت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ صحابی کا دیکھنا بھی کافی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے تو صحابۂ کرام کی ایک جماعت کو دیکھنے کے علاوہ بعض صحابۂ کرام خاص کر حضرت انس بن مالکؓ سے احادیث روایت بھی کی ہیں۔

غرضیکہ حضرت امام ابوحنیفہؒ تابعی ہیں اور آپ کا زمانہ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ ہے اور یہ وہ زمانہ ہے جس دور کی امانت ودیانت اور تقویٰ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۰۰) میں فرمایا ہے۔ نیز نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ بہترین زمانوں میں سے ایک ہے۔ علاوہ ازیں حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیات میں ہی حضرت امام ابوحنیفہؒ کے متعلق بشارت دی تھی، جیسا کہ بیان کیا جاچکا، جس سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کی تابعیت اور فضیلت روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے۔

صحابۂ کرام سے حضرت امام ابوحنیفہؒ کی روایات:

امام ابومعشر عبدالکریم بن عبدالصمد طبری مقری شافعیؒ (متوفی ۴۷۸ھ) نے ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے جس میں انہوں نے امام ابوحنیفہؒ کی مختلف صحابۂ کرام سے روایات نقل کی ہے۔ (۱) حضرت انس بن مالکؓ (۲) حضرت عبداللہ بن جزاء الزبیدیؓ (۳) حضرت جابر بن عبداللہؓ (۴) حضرت معقل بن یسارؓ (۵) حضرت واثلہ بن الاسقعؓ (۶) حضرت عائشہ بنت عجرؓ۔

﴿وضاحت﴾: محدثین کی ایک جماعت نے ۸ صحابۂ کرام سے امام ابوحنیفہؒ کا روایت کرنا ثابت کیا ہے، البتہ بعض محدثین نے اس سے اختلاف کیا ہے مگر امام ابوحنیفہؒ کے تابعی ہونے پر جمہور محدثین کا اتفاق ہے۔

فقهاء ومحدثين كى بستى۔ شهر كوفه:

حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں ملک عراق فتح ہونے کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے آپ کی اجازت سے ۱۷ ہجری میں کوفہ شہر بسایا، قبائل عرب میں سے فصحاء کو آباد کیا گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسے جلیل القدر صحابی کو وہاں بھیجا تاکہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں لوگوں کی رہنمائی فرمائیں۔ صحابۂ کرام کے درمیان حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی علمی حیثیت مسلّم تھی، خود صحابۂ کرام بھی مسائل شرعیہ میں ان سے رجوع فرماتے تھے۔ ان کے متعلق حضور اکرم ﷺ کے ارشادات کتب حدیث میں موجود ہیں: ابن ام عبد (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) کے طریق کو لازم پکڑو۔۔۔۔ جو قرآن پاک کو اُس انداز میں پڑھنا چاہے جیسا نازل ہوا تھا تو اُس کو چاہئے کہ ابن ام عبد (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) کی قرات کے مطابق پڑھے۔۔۔۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں فرمایا کہ وہ علم سے بھرا ہوا ایک ظرف ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں اہل کوفہ کو قرآن وسنت کی تعلیم دی۔ حضرت علی مرتضیٰؓ کے عہد خلافت میں جب دارالخلافت کوفہ منتقل کردیا گیا تو کوفہ علم کا گہوارہ بن گیا۔ صحابۂ کرام اور تابعین عظام کی ایک جماعت خاص کر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کے شاگردوں نے اس بستی کو علم وعمل سے بھر دیا۔ صحابۂ کرام کے درمیان فقیہ کی حیثیت رکھنے والے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا علمی ورثہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مشہور استاذ شیخ حمادؒ اور مشہور تابعین شیخ ابراہیم نخعیؒ وشیخ علقمہؒ کے ذریعہ امام ابوحنیفہؒ تک پہونچا۔ شیخ حمادؒ صحابی رسول حضرت انس بن مالکؓ کے بھی سب سے قریب اور معتمد شاگرد ہیں۔ شیخ حمادؒ کی صحبت میں امام ابوحنیفہؒ ۱۸ سال رہے اور شیخ حمادؒ کے انتقال کے بعد کوفہ میں ان کی مسند پر امام ابوحنیفہؒ کو ہی بٹھایا گیا۔ غرضیکہ امام ابوحنیفہؒ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے علمی ورثہ کے وارث بنے۔ اسی وجہ سے امام ابوحنیفہؒ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایات اور ان کے فیصلہ کو ترجیح دیتے ہیں، مثلاً کتب احادیث میں وارد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایات کی بناء پر امام ابوحنیفہؒ نے نماز میں رکوع سے قبل وبعد رفع یدین نہ کرنے کو راجح قرار دیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزيزؒ كے عهدِ خلافت ميں تدوينِ حديث اورامام ابوحنيفهؒ:

خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ (۶۱ھ-۱۰۱ھ) کے خاص اہتمام سے وقت کے دو جید محدث شیخ ابوبکر بن الحزمؒ (متوفی ۱۲۰ھ) اور محمد بن شہاب زہریؒ (متوفی ۱۲۵ھ) کی زیرنگرانی احادیث رسول کو کتابی شکل میں جمع کیا گیا۔ اب تک یہ احادیث منتشر حالتوں میں زبانوں اور سینوں میں محفوظ چلی آرہی تھیں۔ اسلامی تاریخ میں ان ہی دونوں محدث کو حدیث کا مدوِّن اوّل کہا جاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں عمومی طور پر احادیث لکھنے سے منع فرمادیا تھا تاکہ قرآن وحدیث ایک دوسرے سے مل نہ جائیں، البتہ بعض فقہاء صحابہ (جنہیں قرآن وحدیث کی عبارتوں کے درمیان فرق معلوم تھا) کو نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں بھی احادیث لکھنے کی محدود اجازت تھی۔ خلفاء راشدین کے عہد میں جب قرآن کریم تدوین کے مختلف مراحل سے گزر کر ایک کتابی شکل میں امت مسلمہ کے ہر فرد کے پاس پہونچ گیا تو ضرورت تھی کہ قرآن کریم کے سب پہلے مفسر وخاتم النبیین وسید المرسلین حضور اکرم ﷺ کی احادیث کو بھی مدون کیا جائے، چنانچہ احادیث رسول کا مکمل ذخیرہ جو منتشر اوراق اور زبانوں پر جاری تھا، انتہائی احتیاط کے ساتھ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی عہد خلافت (۹۹ھ-۱۰۱ھ) میں مرتب کیا گیا۔ احادیث نبویہ کے اس ذخیرہ کی سند میں عموماً دوراوی تھے ایک صحابی اور تابعی۔ ان احادیث کے ذخیرہ میں ضعیف یا موضوع ہونے کا احتمال بھی نہیں تھا۔ نیز یہ وہ مبارک دور تھا جس میں اسماء الرجال کے علم کا وجود بھی نہیں آیا تھا اور نہ اس کی ضرورت تھی کیونکہ حدیث رسول بیان کرنے والے صحابۂ کرام

اور تابعین عظام یا پھر تبع تابعین حضرات تھے اور ان کی امانت و دیانت اور تقوی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۰۰) میں فرمایا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کو انہیں احادیث کا ذخیرہ ملا تھا، چنانچہ انہوں نے قرآن کریم اور احادیث کے اس ذخیرہ سے استفادہ فرما کے امت مسلمہ کو اس طرح مسائل شرعیہ سے واقف کرایا کہ ۱۳۰۰ سال گزر جانے کے بعد بھی تقریباً ۷۵ فیصد امت مسلمہ اس پر عمل پیرا ہے اور ایک ہزار سال سے امت مسلمہ کی اکثریت امام ابوحنیفہؒ کی تفسیر وتشریح اور وضاحت وبیان پر ہی عمل کرتی چلی آ رہی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کو احادیث رسول صرف دو واسطوں (صحابی اور تابعی) سے ملی ہیں بلکہ بعض احادیث امام ابوحنیفہؒ نے صحابۂ کرام سے براہ راست بھی روایت کی ہیں۔ دو واسطوں سے ملی احادیث کو احادیث ثنائی کہا جاتا ہے جو سند کے اعتبار سے حدیث کی اعلیٰ قسم شمار ہوتی ہے۔ بخاری و دیگر کتب حدیث میں ۲ واسطوں کی کوئی بھی حدیث موجود نہیں ہے، ۳ واسطوں والی یعنی احادیث ثلاثیات بخاری میں صرف ۲۲ ہیں، ان میں سے ۲۰ احادیث امام بخاریؒ نے امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں سے روایت کی ہیں۔

۸۰ھ سے ۱۵۰ھ تک اسلامی حکومت اور حضرت امام ابوحنیفہؒ:

امام ابوحنیفہؒ کی ولادت ۸۰ ہجری میں اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دورِ حکومت میں ہوئی، جس کا انتقال ۸۶ ہجری میں ہوا، اس کے بعد اس کا بیٹا ولید بن عبدالملک تخت نشین ہوا۔ ۱۰ سال حکمرانی کے بعد ۹۶ھ میں اس کا بھی انتقال ہو گیا پھر اس کا بھائی سلیمان بن عبدالملک جانشین بنا۔ ۳ سال کی حکمرانی کے بعد ۹۹ھ میں یہ بھی رخصت ہوا لیکن سلیمان بن عبدالملک نے اپنی وفات سے قبل حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو اپنا جانشین مقرر کر کے ایسا کارنامہ انجام دیا جس کو تاریخ کبھی نہیں بھلا سکتی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا دورِ خلافت (۹۹ھ-۱۰۱ھ) اگرچہ نہایت مختصر رہا مگر خلافت راشدہ کا زمانہ لوگوں کو یاد آ گیا حتی کہ رعایا میں ان کا لقب خلیفۂ خامس (پانچواں خلیفہ) قرار پایا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دورِ خلافت میں امام ابوحنیفہؒ کی عمر (۱۹-۲۱) سال تھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے کارناموں میں ایک اہم کارنامہ تدوین حدیث ہے جسکی تدوین کا مختصر بیان گزر چکا غرضیکہ تدوین حدیث کا اہم دور امام ابوحنیفہؒ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے اسلامی دور کی دو بڑی حکومتوں (بنوامیہ اور بنوعباس) کو پایا۔ خلافت بنوامیہ کے آخری دور میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کا حکمرانوں سے اختلاف ہو گیا تھا، جس کی وجہ سے آپ مکہ مکرمہ چلے گئے اور وہیں سات سال رہے۔ خلافت بنوعباس کے قیام کے بعد آپ پھر کوفہ تشریف لے آئے۔ عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور حکومت کی مضبوطی اور پائیداری کے لئے امام ابوحنیفہؒ کی تائید ونصرت چاہتا تھا، جس کے لئے اس نے ملک کا خاص عہدہ پیش کیا مگر آپ نے حکومتی معاملات میں دخل اندازی سے معذرت چاہی کیونکہ حکمرانوں کے اغراض ومقاصد سے امام ابوحنیفہؒ اچھی طرح واقف تھے۔ اسی وجہ سے ۱۴۶ ہجری میں آپ کو جیل میں قید کر دیا گیا، لیکن جیل میں بھی آپ کی مقبولیت میں کمی نہیں آئی اور وہاں بھی آپ نے قرآن وحدیث اور فقہ کی تعلیم جاری رکھی چنانچہ امام محمدؒ نے جیل میں ہی آپ سے تعلیم حاصل کی۔ حکمرانوں نے اس پر ہی بس نہیں کیا بلکہ روزانہ ۲۰ کوڑوں کی سزا بھی مقرر کی (خطیب البغدادی ج ۱۳ ص ۳۲۸)۔ ۱۵۰ھ میں امام صاحبؒ دارِ فانی سے دار بقاء کی طرف کوچ کر گئے۔ امام احمد بن حنبلؒ امام ابوحنیفہؒ کے آزمائشی دور کو یاد کر کے رویا کرتے تھے اور ان کے لئے دعاءِ رحمت کیا کرتے تھے۔ (الخیرات الحسان ج ۱ ص ۵۹)

حضرت امام ابوحنیفہؒ اور علمِ حدیث:

امام ابوحنیفہؒ سے احادیث کی روایت کتب حدیث میں کثرت سے نہ ہونے کی وجہ سے بعض لوگوں نے یہ تاثر پیش کیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی علم حدیث میں مہارت کم تھی حالانکہ غور کریں کہ جس شخص نے صرف بیس سال کی عمر میں علم حدیث پر توجہ دی ہو، جس نے صحابہ، تابعین اور تبع

تابعین کا بہترین زمانہ پایا ہو، جس نے صرف ایک یا دو واسطوں سے نبی اکرم ﷺ کی احادیث سنی ہوں، جس نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسے جلیل القدر فقیہ صحابی کے شاگردوں سے ۱۸ سال تربیت حاصل کی ہو، جس نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا عہد خلافت پایا ہو جو تدوین حدیث کا سنہری دور رہا ہے، جس نے کوفہ، بصرہ، بغداد، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور ملک شام کے ایسے اساتذہ سے احادیث پڑھی ہو جو اپنے زمانے کے بڑے بڑے محدث رہے ہوں، جس نے قرآن وحدیث کی روشنی میں ہزاروں مسائل کا استنباط کیا ہو، قرآن وحدیث کی روشنی میں کئے گئے جس کے فیصلے کو ہزار سال کے عرصہ سے زیادہ امت مسلمہ نیز بڑے بڑے علماء ومحدثین ومفسرین تسلیم کرتے چلے آئے ہوں، جس نے فقہ کی تدوین میں اہم رول ادا کیا ہو، جو صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا علمی وارث بنا ہو، جس نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسے فقہاء صحابہ کے شاگردوں سے علمی استفادہ کیا ہو، جس کے تلامذہ بڑے بڑے محدث، فقیہ اور امام وقت بنے ہوں تو اس کے متعلق ایسا تاثر پیش کرنا صرف اور صرف بغض وعناد اور علم کی کمی کا نتیجہ ہے۔ یہ ایسا ہی ہے کہ کوئی شخص حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کے متعلق کہے کہ ان کو علم حدیث سے معرفت کم تھی کیونکہ ان سے گنتی کی چند احادیث کتب احادیث میں مروی ہیں۔ حالانکہ ان حضرات کا کثرت روایت سے اجتناب دوسرے اسباب کی وجہ سے تھا جس کی تفصیلات کتب میں موجود ہیں۔ غرضیکہ امام ابوحنیفہؒ فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم محدث بھی تھے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ اور حدیث کی مشہور کتابیں:

احادیث کی مشہور کتابیں (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، طبرانی، بیہقی، مسند ابن حبان، مسند احمد بن حنبل وغیرہ) امام ابوحنیفہؒ کی وفات کے تقریباً ۱۵۰ سال بعد تحریر کی گئی ہیں۔ ان مذکورہ کتابوں کے مصنفین امام ابوحنیفہؒ کی حیات میں موجود ہی نہیں تھے، ان میں سے اکثر امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔ مشہور کتب حدیث کی تصنیف سے قبل ہی امام ابوحنیفہؒ کے مشہور شاگردوں (قاضی ابویوسفؒ اور امام محمدؒ) نے امام ابوحنیفہؒ کے حدیث اور فقہ کے دروس کو کتابی شکل میں مرتب کردیا تھا جو آج بھی دستیاب ہیں۔ مشہور کتب حدیث میں عموماً چار یا پانچ یا چھ واسطوں سے احادیث ذکر کی گئی ہیں جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے پاس اکثر احادیث صرف دو واسطوں سے آئی تھیں، اس لحاظ سے امام ابوحنیفہؒ کو جو احادیث ملی ہیں وہ اصح الاسانید کے علاوہ احادیث صحیحہ، مرفوعہ، مشہورہ اور متواترہ کا مقام رکھتی ہیں۔ غرضیکہ جن احادیث کی بنیاد پر فقہ حنفی مرتب کیا گیا وہ عموماً سند کے اعتبار سے اعلیٰ درجہ کی احادیث ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے اساتذہ:

امام ابوحنیفہؒ نے تقریباً چار ہزار مشائخ سے علم حاصل کیا، خود امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ میں نے کوفہ وبصرہ کا کوئی ایسا محدث نہیں چھوڑا جس سے میں نے علمی استفادہ نہ کیا ہو، تفصیلات کے لئے سوانح امام ابوحنیفہؒ کا مطالعہ کریں، امام ابوحنیفہؒ کے چند اہم اساتذہ حسب ذیل ہیں:

شیخ حماد بن ابی سلیمانؒ (متوفی ۱۲۰ھ): شہر کوفہ کے امام وفقیہ شیخ حمادؒ حضرت انس بن مالکؓ کے سب سے قریب اور معتمد شاگرد ہیں، امام ابوحنیفہؒ ان کی صحبت میں ۱۸ سال رہے۔ ۱۲۰ ہجری میں شیخ حمادؒ کے انتقال کے بعد امام ابوحنیفہؒ ہی ان کی مسند پر فائز ہوئے۔ شیخ حمادؒ مشہور ومعروف محدث وتابعی شیخ ابراہیم نخعیؒ کے بھی خصوصی شاگرد ہیں۔ علاوہ ازیں شیخ حمادؒ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے علمی وارث اور نائب بھی شمار کئے جاتے ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ کی دوسری بڑی درسگاہ **شہر بصرہ** تھی جو امام المحدثین شیخ حسن بصریؒ (متوفی ۱۱۰ھ) کے علوم حدیث سے مالا مال تھی، یہاں بھی امام ابوحنیفہؒ نے علم حدیث کا بھرپور حصہ پایا۔

شیخ عطا بن ابی رباحؒ (متوفی ۱۱۴ھ): مکہ مکرمہ میں مقیم شیخ عطا بن ابی رباحؒ سے بھی امام ابوحنیفہؒ نے بھرپور استفادہ کیا۔ شیخ عطا بن ابی رباحؒ نے بے شمار صحابۂ کرام خاصکر حضرت عائشہؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے استفادہ کیا تھا۔ شیخ عطاء بن ابی رباحؒ صحابیِ رسول حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے خصوصی شاگرد شمار کئے جاتے ہیں۔

شیخ عکرمہ بربریؒ (متوفی ۱۰۴ھ): یہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے خصوصی شاگرد ہیں۔ کم وبیش ۷۰ مشہور تابعین ان کے شاگرد ہیں، امام ابوحنیفہؒ بھی ان میں شامل ہیں۔ مکہ مکرمہ میں امام ابوحنیفہؒ نے ان سے علمی استفادہ کیا۔

مدینہ منورہ کے فقہاء سبعہ میں سے حضرت سلیمانؒ اور حضرت سالم بن عبداللہ بن عمرؒ سے امام ابوحنیفہؒ نے احادیث کی سماعت کی ہے۔ یہ ساتوں فقہاء مشہور ومعروف تابعین تھے۔ حضرت سلیمانؒ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے پروردہ غلام ہیں جبکہ حضرت سالمؒ حضرت عمر فاروقؓ کے پوتے ہیں جنہوں نے اپنے والد صحابیِ رسول حضرت عبداللہ عمرؓ سے تعلیم حاصل کی تھی۔

ملک شام میں امام اوزاعیؒ **اور امام مکحول**ؒ سے بھی امام ابوحنیفہؒ نے اکتسابِ علم کیا ہے۔

دیگر محدثین کے طرز پر امام ابوحنیفہؒ نے احادیث کی سماعت کے لئے حج کے اسفار کا بھرپور استعمال کیا، چنانچہ آپ نے تقریباً ۵۵ حج ادا کئے۔ حج کی ادائیگی سے قبل وبعد مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام فرما کر قرآن وسنت کو سمجھنے اور سمجھانے میں وافر وقت لگایا۔ بنوامیہ کے آخری عہد میں جب امام ابوحنیفہؒ کا حکمرانوں سے اختلاف ہوگیا تھا تو امام ابوحنیفہؒ نے تقریباً ۷ سال مکہ مکرمہ میں مقیم رہ کر تعلیم وتعلم کے سلسلہ کو جاری رکھا۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے تلامذہ:

"سیرت النبی ﷺ" کے مصنف اول "علامہ شبلی نعمانیؒ" نے اپنی مشہور ومعروف کتاب "سیرۃ النعمان" میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے درس کا حلقہ اتنا وسیع تھا کہ خلیفۂ وقت کی حدودِ حکومت اس سے زیادہ وسیع نہ تھیں۔ سینکڑوں علماء ومحدثین نے امام ابوحنیفہؒ سے علمی استفادہ کیا۔ امام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص علم فقہ میں کمال حاصل کرنا چاہے اس کو امام ابوحنیفہؒ کے فقہ کی طرف رخ کرنا چاہئے، اور یہ بھی فرمایا کہ اگر امام محمدؒ (امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد) مجھے نہ ملتے تو شافعیؒ، شافعیؒ نہ ہوتا بلکہ کچھ اور ہوتا۔ امام ابوحنیفہؒ کے چند مشہور شاگردوں کے نام حسب ذیل ہیں جنہوں نے اپنے استاذ کے مسلک کے مطابق درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ قاضی ابویوسفؒ، امام محمد بن حسن الشیبانیؒ، امام زفر بن ہذیلؒ، امام یحیٰی بن سعید القطانؒ، امام یحیٰی بن زکریاؒ، محدث عبداللہ بن مبارکؒ، امام وکیع بن الجراحؒ، اور امام داؤد الطائی وغیرہ۔

قاضی ابویوسفؒ (متوفی ۱۸۲ھ): آپ کا نام یعقوب بن ابراہیم انصاری ہے۔ ۱۱۳ھ یا ۱۱۷ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ امام ابویوسفؒ کو معاشی تنگی کی وجہ سے تعلیمی سلسلہ جاری رکھنا مشکل ہوگیا تھا مگر امام ابوحنیفہؒ نے امام یوسفؒ اور ان کے گھر کے تمام اخراجات برداشت کرکے ان کو تعلیم دی۔ ذہانت، تعلیمی شوق اور امام ابوحنیفہؒ کی خصوصی توجہ کی وجہ سے قاضی ابویوسفؒ ایک بڑے محدث وفقیہ بن کر سامنے آئے۔ فقہ حنفی کی تدوین میں قاضی ابویوسف کا اہم کردار ہے۔ عباسی دورِ حکومت میں قاضی القضاۃ کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ یہ پہلا موقع تھا جب کسی کو قاضی القضاۃ کے عہد پر فائز کیا گیا۔ امام ابوحنیفہؒ سے بعض مسائل میں اختلاف بھی کیا لیکن پوری زندگی خاص کر قاضی القضاۃ کے عہدہ پر فائز ہونے کے بعد فقہ حنفی کو ہی نشر کیا۔ مسلکِ امام ابوحنیفہؒ پر اصول فقہ کی سب سے پہلی کتاب تحریر فرمائی۔ ۱۸۲ھ میں وفات پائی۔

امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ (متوفی ۱۸۹ھ): آپ ۱۳۱ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے، پھر فقہاء ومحدثین کے شہر کوفہ چلے گئے، وہاں بڑے بڑے محدثین اور فقہاء کی صحبت پائی۔ امام ابوحنیفہؒ سے تقریباً دو سال جیل میں تعلیم حاصل کی۔ امام ابوحنیفہؒ کی وفات کے بعد قاضی ابویوسفؒ سے تعلیم مکمل کی، پھر مدینہ منورہ جاکر امام مالکؒ سے حدیث پڑھی۔ صرف بیس سال کی عمر میں مسند حدیث پر بیٹھ گئے۔ یہ فقہ حنفی کے دوسرے اہم بازو شمار کئے جاتے ہیں، اسی لئے امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کو صاحبین کہا جاتا ہے۔ امام محمدؒ کے بے شمار شاگرد ہیں لیکن امام

شافعیؒ کا نام خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔ امام محمدؒ کی حدیث کی مشہور کتاب "مؤطا امام محمد" آج بھی ہر جگہ موجود ہے۔ امام محمدؒ کی تصنیفات بہت ہیں، فقہ حنفی کا مدار انہیں کتابوں پر ہے، ان کی مندرجہ ذیل کتابیں مشہور و معروف ہیں جو فتاویٰ حنفیہ کا ماٰخذ ہیں۔

المبسوط. الجامع الصغیر. الجامع الکبیر. الزیادات. السیر الصغیر. السیر الکبیر.

امام زفرؒ (متوفی ۱۵۸ھ): امام زفر بن ہذیلؒ ۱۱۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی عمر میں علم حدیث سے خاص شغف و تعلق تھا، علامہ نوویؒ نے ان کو صاحب الحدیث میں شمار کیا ہے، پھر علم فقہ کی جانب توجہ کی اور اخیر عمر تک یہی مشغلہ رہا۔ بصرہ کے قاضی کے حیثیت سے بھی رہے۔ آپ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے خاص شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ فقہ حنفی کے اہم ستون ہیں۔

امام یحییٰ بن سعید القطانؒ (متوفی ۱۹۸ھ): آپ ۱۲۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ علامہ ذہبیؒ نے تحریر کیا ہے کہ فن اسماء الرجال (سند حدیث پر بحث کا علم) سب سے پہلے انہوں نے ہی شروع کیا ہے۔ پھر اس کے بعد دیگر حضرات مثلاً امام یحییٰ بن معینؒ نے اس علم کو باقاعدہ فن کی شکل دی۔ امام یحییٰ بن سعید القطانؒ نے حضرت امام ابوحنیفہؒ سے علمی استفادہ کیا ہے۔

امام عبداللہ بن مبارکؒ (متوفی ۱۸۱ھ): یہ بھی امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ علم حدیث میں بڑی مہارت حاصل کی، یہاں تک کہ امیر المؤمنین فی الحدیث کا لقب ملا۔ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ کا قول ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہؒ اور سفیان ثوریؒ کے ذریعہ میری مدد نہ فرماتا تو میں ایک عام انسان سے بڑھ کر کچھ نہ ہوتا۔

تدوین فقہ:

عصر قدیم و جدید میں علم فقہ کی مختلف الفاظ کے ساتھ تعریف کی گئی ہے، مگر اُن کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام شرعیہ کا جاننا فقہ کہلاتا ہے۔ احکام شرعیہ کے جاننے کے لئے سب سے قبل قرآن کریم اور پھر احادیث کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ قرآن وحدیث میں کسی مسئلہ کی وضاحت نہ ملنے پر اجماع وقیاس (یعنی قرآن وحدیث کی روشنی میں نئے مسائل کے لئے اجتہاد) کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

فقہ کو سمجھنے سے قبل، امام ابوحنیفہؒ کے ایک اہم اصول وضابطہ کو ذہن میں رکھیں کہ میں پہلے کتاب اللہ اور سنت نبوی کو اختیار کرتا ہوں، جب کوئی مسئلہ کتاب اللہ اور سنت رسول میں نہیں ملتا تو صحابۂ کرام کے اقوال و عمل کو اختیار کرتا ہوں۔ اس کے بعد دوسروں کے فتاویٰ کے ساتھ اپنے اجتہاد وقیاس پر توجہ دیتا ہوں۔ جب مسئلہ قیاس واجتہاد پر آجاتا ہے تو پھر میں اپنے اجتہاد کو ترجیح دیتا ہوں۔ یہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا اپنا خود بنایا ہوا اصول نہیں ہے بلکہ اُس مشہور حدیث کی اتباع ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو وصیت فرمائی تھی۔ اسی طرح حضرت امام ابوحنیفہؒ کا یہ اصول ہے کہ اگر مجھے کسی مسئلہ میں کوئی حدیث مل جائے خواہ اس کی سند میں کوئی ضعف بھی ہو تو میں اپنے اجتہاد وقیاس کو ترک کرکے اس کو قبول کرتا ہوں۔

فقہ کا دارومدار صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ذات اقدس پر ہے اور اس فقہ کی بنیاد وہ احادیث رسول ﷺ ہیں جن کو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے صحابۂ کرام مسائل شرعیہ معلوم کرتے تھے۔ کوفہ شہر میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ قرآن وحدیث کی روشنی میں لوگوں کی رہنمائی فرماتے تھے۔ حضرت علقمہ بن قیس کوفیؒ اور حضرت اسود بن یزید کوفیؒ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے خاص شاگرد ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ خود فرماتے تھے کہ جو کچھ میں نے پڑھا لکھا اور حاصل کیا وہ سب کچھ علقمہؒ کو دیدیا، اب میری معلومات علقمہؒ سے زیادہ نہیں ہے۔ حضرت علقمہؒ اور حضرت اسودؒ کے انتقال کے بعد حضرت ابراہیم نخعی کوفیؒ مسند نشین ہوئے اور علم فقہ کو بہت کچھ وسعت دی یہاں تک کہ انہیں "فقیہ العراق" کا لقب ملا۔ حضرت ابراہیم نخعی کوفیؒ کے زمانے میں فقہ کا غیر مرتب ذخیرہ جمع ہوگیا تھا جو ان کے شاگردوں نے خاصکر حضرت حماد کوفیؒ نے محفوظ کررکھا تھا۔ حضرت حمادؒ کے اس ذخیرہ کو امام ابوحنیفہ کوفیؒ

نے اپنے شاگردوں خاص کرامام یوسفؒ، امام محمدؒ اور امام زفرؒ کو بہت منظّم شکل میں پیش کردیا جوانہوں نے باقاعدہ کتابوں میں مرتب کردیا، یہ کتابیں آج بھی موجود ہیں۔اس طرح امام ابوحنیفہؒ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے دو واسطوں سے حقیقی وارث بنے اور امام ابوحنیفہؒ کے ذریعہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے قرآن وسنت کی روشنی میں جو سمجھا تھا وہ امت مسلمہ کو پہونچ گیا۔غرضیکہ فقہ حنفی کی تدوین اُس دور کا کارنامہ ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے خیرالقرون قرار دیا اور احادیث رسول ﷺ مکمل حفاظت کے ساتھ اسی زمانہ میں کتابی شکل میں مرتب کی گئیں۔

﴿وضاحت﴾: ان دنوں بعض ناواقف حضرات فقہ کا ہی انکار کرنا شروع کردیتے ہیں حالانکہ قرآن وحدیث کو سمجھ کر پڑھنا اور اس سے مسائل شرعیہ کا استنباط کرنا فقہ ہے۔نیز قرآن وحدیث میں متعدد جگہ فقہ کا ذکر بھی وضاحت کے ساتھ موجود ہیں۔مشہور کتب حدیث (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، طبرانی، بیہقی، مسند ابن حبان، مسند احمد بن حنبل وغیرہ) کی تالیف سے قبل ہی امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں نے فقہ حنفی کو کتابوں میں مرتب کردیا تھا۔اگر واقعی فقہ قابل رد ہے تو مذکورہ کتب حدیث کے مصنفوں نے اپنی کتاب میں فقہ کی تردید میں کوئی باب کیوں نہیں بنایا؟ یا کوئی دوسری مستقل کتاب فقہ کی تردید میں کیوں تصنیف نہیں کی؟ غرضیکہ یہ ان حضرات کی ہٹ دھرمی ہے ورنہ قرآن وحدیث کو سمجھ کر مسائل کا استنباط کرنا ہی فقہ کہلاتا ہے جسے جمہور محدثین ومفسرین وعلماء امت نے تسلیم کیا ہے۔

﴿نقطہ﴾: فقہ حنفی کا یہ خصوصی امتیاز ہے کہ سابقہ حکومتوں (خاص کر عباسیہ وعثمانیہ حکومت) کا ۸۰ فیصد قانون عدالت وفوجداری فقہ حنفی رہا ہے اور آج بھی بیشتر مسلم ممالک کا قانون عدالت فقہ حنفی پر قائم ہے۔یہ قوانین قرآن وحدیث کی روشنی میں بنائے گئے ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی کتابیں:

حضرت امام ابوحنیفہؒ نے دوران درس جواحادیث بیان کی ہیں انہیں شاگردوں نے حدثنا اور اخبرنا وغیرہ الفاظ کے ساتھ جمع کردیا۔امام ابوحنیفہؒ کے درسی افادات کا نام "کتاب الآثار" ہے، جو دوسری صدی ہجری میں مرتب ہوئی، اس زمانہ تک کتابوں کی تالیف بہت زیادہ عام نہیں تھی۔ "کتاب الآثار" اس دور کی پہلی کتاب ہے جس نے بعد کے آنے والے محدثین کے لئے ترتیب وتبویب کے راہ نما اصول فراہم کئے۔علامہ شبلی نعمانیؒ نے "کتاب الآثار" کے متعدد نسخوں کی نشاندہی کی ہے لیکن عام شہرت چار نسخوں کو حاصل ہے۔ان نسخوں میں سے امام محمدؒ کی روایت کردہ کتاب کو سب سے زیادہ شہرت ومقبولیت حاصل ہوئی۔

"کتاب الآثار" بروایت امام محمدؒ

"کتاب الآثار" بروایت قاضی ابویوسفؒ

"کتاب الآثار" بروایت امام زفرؒ

"کتاب الآثار" بروایت امام حسن بن زیادؒ

مسانید امام ابوحنیفہؒ: علماء کرام نے حضرت امام ابوحنیفہؒ کی پندرہ مسانید شمار کی ہیں جس میں ائمہ دین اور حفاظ حدیث نے آپ کی روایات کو جمع کرکے ہمیشہ کے لئے محفوظ کردیا، ان میں سے مسند امام اعظم علمی دنیا میں مشہور ہے، جس کی متعدد شروحات بھی تحریر کی گئی ہیں۔اس سلسلہ میں سب سے بڑا کام ملک شام کے امام ابوالموائد خوارزمیؒ (متوفی ۶۶۵ھ) نے کیا ہے جنہوں نے تمام مسانید کو بڑی ضخیم کتاب جامع المسانید کے نام سے جمع کیا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مشہور شاگرد امام محمدؒ کی مشہور ومعروف کتابیں بھی فقہ حنفی کے اہم آخذ ہیں۔

المبسوط. الجامع الصغیر. الجامع الکبیر. الزیادات. السیر الصغیر. السیر الکبیر.

حضرت امام ابوحنیفہؒ کا تقویٰ :

کتاب وسنت کی تعلیم اور فقہ کی تدوین کے ساتھ امام صاحبؒ نے زہد وتقویٰ اور عبادت میں پوری زندگی بسر کی۔ رات کا بیشتر حصہ اللہ تعالیٰ کے سامنے رونے، نفل نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن کرنے میں گزارتے تھے۔ امام صاحبؒ نے علم دین کی خدمت کو ذریعہ معاش نہیں بنایا بلکہ معاش کے لئے ریشم بنانے اور ریشمی کپڑے تیار کرنے کا بڑا کارخانہ تھا جو صحابی رسول ﷺ حضرت عمرو بن حریثؓ کے گھر میں چلتا تھا۔ امام ابوحنیفہؒ کا تعلق خوشحال گھرانے سے تھا اس لئے لوگوں کی خاص طور سے اپنے شاگردوں کی بہت مدد کیا کرتے تھے۔ آپؒ نے ۵۵ حج ادا کئے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی شان میں بعض علماء امت کے اقوال:

☆ امام علی بن صالحؒ (متوفی ۱۵۱ھ) نے امام ابوحنیفہؒ کی وفات پر فرمایا: عراق کا مفتی اور فقیہ گزر گیا۔ (مناقب ذہبی ص ۱۸)

☆ امام مسعر بن کدامؒ (متوفی ۱۵۳ھ) فرماتے تھے کہ کوفہ کے دو شخصوں کے سوا کسی اور پر رشک نہیں آتا۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کا فقہ، دوسرے شیخ حسن بن صالحؒ اور ان کا زہد وقناعت۔ (تاریخ بغداد ج ۱۴ ص ۳۲۸)

☆ ملک شام کے فقیہ ومحدث امام اوزاعیؒ (متوفی ۱۵۷ھ) فرماتے تھے کہ امام ابوحنیفہؒ پیچیدہ مسائل کو سب اہل علم سے زیادہ جاننے والے تھے۔ (مناقب کردی ص ۹۰)

☆ امام داؤد الطائیؒ (متوفی ۱۶۰ھ) فرماتے تھے کہ امام ابوحنیفہؒ کے پاس وہ علم تھا جس کو اہل ایمان کے دل قبول کرتے ہیں۔ (الخیرات الحسان ص ۳۲)۔

☆ امام سفیان ثوریؒ (متوفی ۱۶۷ھ) کے پاس ایک شخص امام ابوحنیفہؒ سے ملاقات کرکے آیا۔ امام سفیان ثوریؒ نے فرمایا تم روئے زمین کے سب سے بڑے فقیہ کے پاس سے آرہے ہو۔ (الخیرات الحسان ص ۳۲)

☆ امام مالک بن انسؒ (متوفی ۱۷۹ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہؒ جیسا انسان نہیں دیکھا۔ (الخیرات الحسان ص ۲۸)

☆ امام وکیع بن الجراحؒ (متوفی ۱۹۵ھ) فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ سے بڑا فقیہ اور کسی کو نہیں دیکھا۔

☆ امام یحیٰی بن معینؒ (متوفی ۲۳۳ھ) امام ابوحنیفہؒ کے قول پر فتویٰ دیا کرتے تھے اور ان کی احادیث کے حافظ بھی تھے۔ انہوں نے امام ابوحنیفہؒ کی بہت ساری احادیث سنی ہیں۔ (جامع بیان العلم، علامہ ابن البر، ج ۲ ص ۱۴۹)

☆ امام سفیان بن عیینہؒ (متوفی ۱۹۸ھ) فرماتے تھے کہ میری آنکھوں نے ابوحنیفہؒ جیسا انسان نہیں دیکھا۔ دو چیزوں کے بارے میں خیال تھا کہ وہ شہر کوفہ سے باہر نہ جائیں گی مگر وہ زمین کے آخری کناروں تک پہنچ گئیں۔ ایک امام حمزہؒ کی قرأت اور دوسری ابوحنیفہؒ کا فقہ۔ (تاریخ بغداد۔ ج ۱۳ ص ۳۴۷)

☆ امام شافعیؒ (متوفی ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں کہ ہم سب علم فقہ میں امام ابوحنیفہؒ کے محتاج ہیں۔ جو شخص علم فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہے وہ امام ابوحنیفہؒ کا محتاج ہوگا۔ (تاریخ بغداد ج ۲۳ ص ۱۶۱)

☆ امام بخاریؒ کے استاذ امام مکی بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ پرہیزگار، عالم آخرت کے راغب اور اپنے معاصرین میں سب سے بڑے حافظ حدیث تھے۔ (مناقب الامام ابی حنیفہؒ۔ شیخ موفق بن احمد مکیؒ)

☆ امام موفق بن احمد مکیؒ امام بکر بن محمد زرنجریؒ (متوفی ۱۵۲ھ) کے حوالہ سے تحریر کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ نے کتاب الآثار کا انتخاب چالیس ہزار احادیث سے کیا ہے۔ (مناقب امام ابی حنیفہ)

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے علوم کا نفع:

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے انتقال کے بعد آپ کے شاگردوں نے حضرت امام ابوحنیفہؒ کے قرآن وحدیث وفقہ کے دروس کو کتابی شکل دے کر ان کے علم کے نفع کو بہت عام کردیا، خاص کر جب آپ کے شاگرد قاضی ابو یوسفؒ عباسی حکومت میں قاضی القضاۃ کے عہدہ پر فائز ہوئے تو انہوں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں امام ابوحنیفہؒ کے فیصلوں سے حکومتی سطح پر عوام کو متعارف کرایا چنانچہ چند ہی سالوں میں فقہ حنفی دنیا کے کونے کونے میں رائج ہوگیا اور اس کے بعد یہ سلسلہ برابر جاری رہا حتی کہ عباسی وعثمانی حکومت میں مذہب ابی حنیفہؒ کو سرکاری حیثیت دے دی گئی چنانچہ آج ۱۲۰۰ سال گزر جانے کے بعد بھی تقریباً ۷۵ فیصد امت مسلمہ اس پر عمل پیرا ہے اور ایک ہزار سال سے امت مسلمہ کی اکثریت امام ابوحنیفہؒ کی قرآن وحدیث کی تفسیر وتشریح اور وضاحت وبیان پر ہی عمل کرتی چلی آرہی ہے۔ ہندوستان، پاکستان، بنگلادیش اور افغانستان کے مسلمانوں کی بڑی اکثریت جو دنیا میں مسلم آبادی کا ۵۵ فیصد سے زیادہ ہے، اسی طرح ترکیا اور روس سے الگ ہونے والے ممالک نیز عرب ممالک کی ایک جماعت قرآن وحدیث کی روشنی میں امام ابوحنیفہؒ کے ہی فیصلوں پر عمل پیرا ہے۔

مصادر ومراجع:

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی شخصیت پر جتنا کچھ مختلف زبانوں خاص کر عربی زبان میں تحریر کیا گیا ہے وہ عموماً دوسرے کسی محدث یا فقیہ یا عالم پر تحریر نہیں کیا گیا۔ یہ امام ابوحنیفہؒ کی علمی وعملی خدمات کے قبول ہونے کی بظاہر علامت ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی شخصیت کے مختلف پہلوں پر جو کتابیں تحریر کی گئی ہیں، ان میں سے بعض کے نام حسب ذیل ہیں۔ شیخ جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب "تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفہؒ" سے خصوصی استفادہ کرکے اس مضمون کو تحریر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مصنفوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین، ثم آمین۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی سوانح حیات سے متعلق بعض عربی کتابیں:

مناقب الامام الاعظم	شیخ ملا علی قاریؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ)
ترجمۃ الامام الاعظم ابی حنیفۃؒ النعمان بن ثابت	امام خطیب بغدادیؒ (متوفی ۳۹۲ھ)
تبییض الصحیفۃ فی مناقب ابی حنیفۃؒ	علامہ جلال الدین سیوطی مصری شافعیؒ (متوفی ۹۱۱ھ)
تحفۃ السلطان فی مناقب النعمان	شیخ قاضی محمد بن الحسن بن کاس ابوالقاسمؒ (متوفی ۳۲۴ھ)
عقود المرجان فی مناقب ابی حنیفہ النعمانؒ	شیخ ابوجعفر احمد بن محمد مصری الطحاویؒ (متوفی ۳۲۱ھ)
عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم ابوحنیفۃؒ النعمان	شیخ محمد بن یوسف صالحیؒ (متوفی ۹۴۳ھ)
عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم ابوحنیفۃؒ النعمان	رسالہ مقدمہ لنیل درجۃ الماجستر۔ مولوی محمد ملا عبدالقادر الافغانیؒ
اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ	شیخ قاضی ابی عبداللہ حسین بن علی الصیمریؒ (متوفی ۴۳۶ھ)
فضائل ابی حنیفۃ واخبارہ ومناقبہ۔	شیخ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد (المعروف ب ابی عوامؒ) متوفی ۳۳۰ھ
شقائق النعمان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان	شیخ جاراللہ ابوالقاسم زمخشریؒ (متوفی ۵۳۸ھ)
الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظمؒ ابی حنیفۃ النعمان۔	شیخ مفتی الحجاز شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی مکیؒ (متوفی ۹۷۳ھ)
کتاب منازل الائمۃ الاربعۃ	امام ابوزکریا یحی بن ابراہیمؒ (متوفی ۵۵۰ھ)
مناقب الامام ابی حنیفۃؒ وصاحبیہ ابی یوسف ومحمد بن الحسن	امام حافظ ابی عبداللہ محمد بن احمد عثمان ذہبیؒ (متوفی ۷۴۸ھ)
کتاب مکانۃ الامام ابی حنیفۃؒ فی علم الحدیث	شیخ محمد عبدالرشید النعمانی الہندیؒ۔ تحقیق شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ

ابوحنیفہ النعمان وآراؤہ الکلامیہ	شیخ شمس الدین محمد عبداللطیف مصریؒ
ابوحنیفہ النعمان (امام الائمہ الفقہاء)	شیخ وہبی سلیمان غاوجیؒ
تانیب الخطیب علی ماساقہ فی ترجمۃ ابی حنیفہ من الاکاذیب	شیخ محمد زاہد بن الحسن الکوثریؒ
ابوحنیفہ۔حیاتہ وعصرہ۔آراؤہ وفقہہ	شیخ محمد ابوزہرہؒ
مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃؒ (الجزء الاول والثانی)	موفق بن احمد المکی، محمد بن محمد بن شہاب ابن البزاز الکردیؒ۔
ائمۃ الفقہ الاسلامی: ابوحنیفہؒ، شافعیؒ، مالکؒ، ابن حنبلؒ	شیخ نوح بن مصطفیٰ رومی حنفیؒ
مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہؒ	شیخ موفق بن احمد الخوارزمیؒ
الجواہر المضیۃ فی تراجم الحنفیہ	شیخ عبدالقادر القرشیؒ
حیاۃ ابی حنیفہؒ	شیخ سید عفیفیؒ
نشر الصحیفۃ فی ذکر الصحیح من اقوال ائمۃ الجرح والتعدیل فی ابی حنیفۃؒ	شیخ ابی عبدالرحمٰن مقبل بن ہاوی الوادیؒ (متوفی ۱۴۲۲ھ)
تحفۃ الاخوان فی مناقب ابی حنیفۃؒ	علامہ احمد عبدالباری عاموہ الحدیدیؒ
التعلیقات الحسان علی تحفۃ الاخوان فی مناقب ابی حنیفۃؒ	علامہ محمد احمد محمد عاموہؒ
عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الإمام ابی حنیفۃؒ	علامہ محدث السید محمد مرتضیٰ الزبیدی حسینی حنفیؒ (متوفی ۱۲۰۵ھ)

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی سوانح حیات سے متعلق بعض اردو کتابیں:

سیرۃ النعمان	علامہ شبلی نعمانیؒ
سیرۃ ائمہ اربعہ	قاضی اطہر مبارکپوریؒ
حضرت امام ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی	مولانا مناظر احسن گیلانیؒ
مقام ابی حنیفہؒ	مولانا سرفراز صفدر خانؒ
امام اعظم اور علم الحدیث	مولانا محمد علی صدیقی کاندھلویؒ
امام اعظم ابوحنیفہ: حالات وکمالات، ملفوظات	ڈاکٹر مولانا خلیل احمد تھانویؒ (ترجمۃ تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفۃ)
تقلید ائمہ اور مقام امام ابوحنیفہؒ	مولانا محمد اسمٰعیل سنبھلیؒ (راقم الحروف کے حقیقی دادا محترم)
امام اعظم ابوحنیفہ، حیات وکارنامے	مولانا محمد عبدالرحمٰن مظاہریؒ
حضرت امام ابوحنیفہؒ پر ارجاء کی تہمت	مولانا نعمت اللہ اعظمی صاحب
علم حدیث میں امام ابوحنیفہؒ کا مقام ومرتبہ	مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی صاحب
امام اعظم ابوحنیفہؒ اور معترضین (کشف الغمۃ بسراج الائمۃ)	مولانا مفتی سید مہدی حسن شاہجہان پوریؒ
فقاہت امام اعظم ابوحنیفہؒ	مولانا خدا بخش صاحب ربانیؒ
ملفوظات امام ابوحنیفہؒ	مفتی محمد اشرف عثمانیؒ
حدائق الحنفیۃ (امام ابوحنیفہؒ سے ۱۳۰۰ھ ہجری تک دنیا بھر کے ایک ہزار سے زائد حنفی علماء وفقہاء کا ذکر)	مولوی فقیر احمد جہلمیؒ
حضرت امام ابوحنیفہؒ کے ۱۰۰ سو قصے	مولانا محمد اویس سرورؒ

امام اعظم ابوحنیفہؒ کے حیرت انگیز واقعات	مولانا عبدالقیوم حقانیؒ
امام ابوحنیفہ کی تابعیت اور صحابہؓ سے ان کی روایت	مولانا عبدالشہید نعمانیؒ
امام اعظم ابوحنیفہؒ شہید اہل بیتؒ	مفتی ابوالحسن شریف اللہ الکوثریؒ
الطریق الاسلم۔اردو شرح مسند الامام الاعظمؒ	مولانا محمد ظفر اقبال صاحبؒ
امام ابوحنفیہؒ کی محدثانہ حیثیت	مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمیؒ۔ مولانا مفتی نعمت حقانیؒ
امام ابوحنیفہؒ کا عادلانہ دفاع (علامہ کوثریؒ کی کتاب تانیب الخطیب کا اردو ترجمہ)	حافظ عبدالقدوس خانؒ
حیات حضرت امام ابوحنیفہؒ (شیخ ابوزہرہ مصریؒ کی عربی کتاب کا ترجمہ)	پروفیسر غلام احمد حریریؒ

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی سوانح حیات سے متعلق انگریزی زبان میں بھی متعدد کتابیں شائع ہوئی ہیں لیکن علامہ شبلی نعمانیؒ کی کتاب Imam Abu Hanifah: Life and Works کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

اعلاء السنن: عصر حاضر کے جید عالم ومحدث شیخ ظفر احمد عثمانی تھانویؒ نے حضرت امام ابوحنیفہؒ اوران کے شاگردوں سے منقول تمام مسائل فقیہ کو ۲۲ جلدوں میں احادیث نبویہ سے مدلل کیا ہے۔ملک شام کے مشہور حنفی عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ (متوفی ۱۴۱۷ھ) نے اس کتاب کی تقریظ تحریر فرمائی ہے۔عربی زبان میں تحریر کردہ اس عظیم کتاب کی ۲۲ ضخیم جلدیں ہیں جو عرب وعجم میں آسانی سے حاصل کی جاسکتی ہیں حتی کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ مفت Download کرنا بھی ممکن ہے۔ (http://www.waqfeya.com/book.php?bid=2378)

اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائے۔آمین،ثم آمین۔

محمد نجیب سنبھلی قاسمی، ریاض (najeebqasmi@yahoo.com)